عوام کے لیے

عقیدہ

کے اصول ومبادی

ترتیب:

فضیلة الشیخ عبد اللّٰہ بن سلیمان آل مھنا

غفر اللہ له ولوالدیه وللمسلمین

اردو قالب:

سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

عوام کے لیے عقیدہ کے اصول ومبادی

سبق (۱)

جب آپ سے کوئی سوال کرے: آپ کا رب کون ہے؟

تو آپ جواب دیں: میرا رب اللہ ہے۔

جب آپ سے کوئی پوچھے: رب کا معنی ومطلب کیا ہے:

تو آپ جواب دیں: معبود ومالک اور کارساز۔

جب آپ سے کوئی پوچھے: اللہ کی سب سے بڑی مخلوق کیا ہے جسے آپ دیکھتے ہیں؟

تو آپ جواب دیں: آسمان وزمین۔

جب آپ سے کوئی پوچھے: آپ نے کن چیزوں کے ذریعہ اپنے رب کو پہنچانا؟

تو آپ جواب دیں: اس کی نشانیوں اور مخلوقات کے ذریعہ۔

سبق (۲)

جب آپ سے کوئی پوچھے: اللہ کی سب سے بڑی مخلوق کیا ہے جسے آپ دیکھتے ہیں؟

تو آپ جواب دیں: آسمان وزمین۔

جب آپ سے پوچھا جائے: آپ نے اپنے رب کو کیسے جانا؟

تو آپ جواب دیں: اس کی نشانیوں اور مخلوقات کے ذریعہ۔

جب آپ سے پوچھا جائے: اللہ کا معنی ومطلب کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: اپنی تمام مخلوق پر الوہیت وعبودیت کا حق رکھنے والا۔

جب آپ سے کوئی پوچھے: اللہ نے آپ کو کس مقصد کے لیے پیدا فرمایا ہے؟

تو آپ جواب دیں: اپنی عبادت کے لیے۔

جب آپ سے پوچھا جائے: اس کی عبادت کا مطلب کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: اس کی توحید واطاعت پر قائم رہنا۔

عوام کے لیے عقیدہ کے اصول و مبادی

جب آپ سے پوچھا جائے: اس کی دلیل کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: اللہ کا یہ فرمان اس کی دلیل ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝٥٦ ﴾

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔ [سورۃ الذاریات:۵٦]

سبق (۳)

جب آپ سے کوئی پوچھے: اللہ نے آپ پر سب سے پہلے کون سا فریضہ عائد کیا؟

تو آپ جواب دیں: طاغوت کا انکار کرنے اور اللہ پر ایمان لانے کا فریضہ۔

جب آپ سے کوئی پوچھے: اس کی دلیل کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: اللہ تعالی کا یہ فرمان اس کی دلیل ہے:

﴿ فَمَن يَكْفُرْ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَاۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝٢٥٦ ﴾

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالی کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالی پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔ [سورۃ البقرۃ:۲۵۶]

جب آپ سے کوئی پوچھے: مضبوط کڑے سے کیا مراد ہے؟

تو آپ جواب دیں: لا الہ الا اللہ

جب آپ سے پوچھا جائے: لا الہ الا اللہ کا معنی ومطلب کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: یہ جملہ نفی واثبات سے عبارت ہے۔

عوام کے لیے عقیدہ کے اصول ومبادی

جب آپ سے پوچھا جائے: کس چیز کی نفی؟ اور کس چیز کا اثبات؟

تو آپ جواب دیں: (لا الہ) میں تمام معبودان باطلہ کی نفی اور انکار ہے۔ (الا اللہ) میں صرف اور صرف اللہ تعالی کے لیے الوہیت وعبادت کا اثبات ہے۔

جب آپ سے پوچھا جائے: اس کی دلیل کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: اللہ تعالی کا یہ فرمان اس کی دلیل ہے:

﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّنِى بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ ﴾

ترجمہ: اور جب کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو بجز اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے ہدایت بھی کرے گا۔ [سورۃ الاحزاب: ۲۶-۲۷]

(میں بیزار ہوں) یہ نفی کی دلیل ہے۔ (بجز اس ذات کے جس نے پیدا کیا) یہ اثبات کی دلیل ہے۔

سبق (۴)

جب آپ سے کوئی کہے: مجھے (لا الہ الا اللہ) کا مکمل معنی ومطلب بتائیے۔

تو آپ جواب دیں: اس کا مطلب ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

جب آپ سے کوئی پوچھے: توحید ربوبیت اور توحید الوہیت میں کیا فرق ہے؟

تو آپ جواب دیں: توحید ربوبیت رب کا فعل ہے جیسے پیدا کرنا، رزق دینا، زندہ کرنا اور موت دینا....

جبکہ توحید الوہیت بندہ کا عمل ہے، جیسے دعا، نماز، روزہ اور توکل... اور دیگر عبادتیں۔

جب آپ سے پوچھا جائے: آپ کا دین کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: میرا دین اسلام ہے۔

جب آپ سے پوچھا جائے: اسلام کس چیز کی دعوت دیتا ہے؟

تو آپ جواب دیں: اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ شرک کو ترک کرنے کی۔

سبق (۵)

جب آپ سے کوئی پوچھے: اسلام کا معنی ومطلب کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: اس کا مطلب ہے: توحید کے ذریعہ اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، اطاعت کے ذریعہ اس کی تابعداری کرنا اور شرک ومشرکین سے براءت کا اظہار کرنا۔

جب آپ سے کوئی پوچھے: اسلام کے کتنے ارکان ہیں؟

تو آپ جواب دیں: اسلام کے پانچ ارکان ہیں:

۱- یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

۲- نماز قائم کرنا۔

۳- زکاۃ ادا کرنا۔

۴- رمضان کے روزے رکھنا۔

۵- صاحب استطاعت کے لیے بیت اللہ الحرام کا حج کرنا۔

جب آپ سے پوچھا جائے: ایمان کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تقدیر کے خیر وشر پر ایمان لائیں، یہی ایمان کے چھ ارکان ہے، جو شخص ان پر ایمان لائے وہ مومن ہے اور جن ان میں سے کسی ایک رکن کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے۔

سبق (٦)

جب آپ سے کوئی کہے: آپ کا نبی کون ہے؟

تو آپ جواب دیں: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم، ہاشم قریشی تھے، قریش عربی قبیلہ ہے، اور عرب اسماعیل بن ابراہیم خلیل - ہمارے نبی اور ان پر افضل ترین درود وسلام نازل ہو - کی نسل سے ہیں۔

* آپ مکہ میں پیدا ہوئے۔

* آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

* آپ نے ٦٣ سال کی عمر پائی۔

* جن میں سے ٤٠ سال نبوت سے قبل اور ٢٣ سال نبوت ورسالت کے بعد۔

* اقرأ کے ذریعہ آپ کو نبوت دی گئی۔

* اور سورۃ المدثر کے ذریعہ آپ کو رسالت سے سرفراز کیا گیا۔

اگر آپ سے پوچھا جائے: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے؟

تو آپ جواب دیں: جی ہاں، لیکن آپ کا دین زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔

اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝٣٠ ﴾

ترجمہ: یقیناً خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔ [سورۃ الزمر: ۳۰]

جب آپ سے پوچھا جائے: کیا تمام لوگ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟

تو آپ جواب دیں: جی ہاں، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿ ۞ مِنْهَا خَلَقْنَٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝٥٥ ﴾

ترجمہ: اسی زمین میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم سب کو نکال کھڑا کریں گے۔ [سورۃ طہ: ۵۵]

اور جو شخص دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿ زَعَمَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَن لَّن يُبْعَثُواْۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْۚ وَذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٞ ۝٧ ﴾

ترجمہ: ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجیے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔ پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔

سبق (۷)

جب آپ سے کوئی پوچھے: شرک کیا ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے؟

تو آپ جواب دیں: شرک غیر اللہ کی عبادت کا نام ہے۔

* جیسے مُردوں کو پکارنا۔

* ان کے نام پر جانور ذبح کرنا۔

* ان کی قبروں کا طواف کرنا۔

* یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ نفع ونقصان کی ملکیت رکھتے ہیں یا اللہ کے ساتھ کائنات کی تدبیر کرتے ہیں۔

اور شرک کی دیگر قسمیں بھی اس میں شامل ہیں۔

اگر آپ سے پوچھا جائے: کیا دیگر گناہوں کی طرح شرک کو بھی اللہ تعالی معاف کر دیتا ہے؟

تو آپ جواب دیں: ہاں اگر موت سے قبل توبہ کرلے تو اللہ معاف کردیتا ہے، لیکن اگر توبہ کے بغیر ہی شرک پر موت ہوگئی تو وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنمی ہوگا۔ اللہ کی پناہ۔

اگر آپ سے کہا جائے: تمہاری اس بات کی دلیل کیا ہے؟

تو آپ جواب دیں: اللہ کا یہ فرمان اس کی دلیل ہے:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ ﴾

ترجمہ: اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا۔ [سورۃ النساء:۴۸]

یعنی اس شخص کو نہیں بخشتا جس کی موت شرک پر ہوتی ہے۔

نیز اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی اس کی دلیل ہے:

﴿ إِنَّهُۥ مَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ ٱلۡجَنَّةَ وَمَأۡوَىٰهُ ٱلنَّارُۖ ﴾

ترجمہ: یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ [سورۃ المائدۃ:۷۲]

سبق (۸)

جب آپ سے کوئی پوچھے: کیا پہلے لوگ توحید پر تھے؟ اور ان کے درمیان شرک کب رائج ہوا؟

تو آپ جواب دیں: جی ہاں، آدم علیہ السلام سے لیکر دس صدیوں تک یعنی تقریباً ایک ہزار سال تک لوگ توحید پر قائم تھے، پھر قوم نوح کے اندر شرک داخل ہوگیا۔

ان میں شرک کیسے داخل ہوا؟

نیک لوگوں کی محبت میں غلو کے ذریعہ ان میں شرک داخل ہوا، وَد، سُواع، یَغوث، یَعوق اور نَسر، یہ ان کی قوم کے نیک لوگ تھے جن کا ذکر اللہ نے سورہ نوح میں کیا ہے۔

یہ کس قسم کا غلو تھا؟

جب یہ نیک لوگ وفات پا گئے تو لوگوں نے یہ کیا کہ ان کی قبروں پر آتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے، چنانچہ شیطان کو موقع مل گیا اور اس نے کہا: ان کی وہ نشست گاہیں جہاں وہ

بیٹھا کرتے تھے، وہاں ان کے مجسمے بنالو اور ان مجسموں کو ان کے نام سے موسوم کر دو، انہیں دیکھ کر تم ان کو یاد کرنا اور ان کے لیے دعائیں کرنا۔

آپ کو یہ قصہ کیسے معلوم ہوا؟

یہ صحابی رسول ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے، کوئی میرا کلام نہیں۔

سبق(۹)

قصہ مکمل کریں.....................

شیطان چالاک نکلا، اس نے انہیں نیک لوگوں کی محبت کے نام پر دھیرے دھیرے شرک میں مبتلا کر دیا۔

کس طرح انہیں دھیرے دھیرے شرک میں مبتلا کیا؟

ان سے کہا: تم بار بار ان کی قبروں پر آتے ہو جس میں تمہارے لیے مشقت ہے، اس لیے ان کی مجلسوں میں ان کے مجسمے بنالو اور بار بار قبر پر آنے کی زحمت نہ اٹھاؤ۔

چنانچہ جب لوگوں نے اس کی بات مان لی تو انہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا، یہاں تک کہ جب یہ حضرات فوت ہو گئے اور دوسری نسل آئی جسے ان مجسموں کا علم نہیں تھا، بلکہ وہ علم سے نابلد تھی، ان کے اندر علم کا نام ونشان تک نہ تھا، اور علماء فوت ہو چکے تھے تو شیطان ان کے پاس آیا اور ان کے ذہن میں یہ وسوسہ ڈال دیا کہ تمہارے اسلاف ان مجسموں سے بارش طلب کرتے تھے تو یہ انہیں بارش عطا کرتے تھے اور یہ کرتے اور وہ کرتے تھے... چنانچہ انہوں نے ان مجسموں کی پرستش شروع کر دی، اس طرح شرک میں مبتلا ہو گئے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ! کس طرح لوگ شرک سے اس حد تک نابلد ہو جاتے ہیں!؟

اللہ سے آپ عافیت کی دعا کیجیے، دین کی تعلیم حاصل کیجیے اور موحد علماء کو لازم پکڑیے۔

اس کے بعد کیا ہوا؟

اللہ نے ان کے درمیان اپنے نبی نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، چنانچہ وہ انہیں ساڑھے نو سو سال تک دعوت دیتے رہے۔

الحمدللہ، ممکن ہے وہ شرک سے باز آگئے ہوں؟

اللہ تعالی نے ان کے بارے میں یہ خبر دی ہے کہ ان میں سے کچھ ہی لوگوں نے ایمان لایا،

فرمان باری تعالی ہے: ﴿ وَمَآ ءَامَنَ مَعَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلٌ ٤٠ ﴾

ترجمہ: اس کے ساتھ ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے۔ [سورۃ ھود: ۴۰]

سبق (۱۰)

ہم نے سابقہ قصہ سے یہ جان لیا کہ انسانوں کی گمراہی کا سبب نیک لوگوں کے بارے میں غلو سے کام لینا ہے..........

ہاں، یہ درست ہے۔

اسی لیے جب ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو اس وقت بھی عرب کے لوگ نیک بزرگوں کی تعظیم اور پرستش کرتے تھے اور کہتے تھے:

﴿ مَا نَعۡبُدُهُمۡ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلۡفَىٰٓ ﴾

ترجمہ: ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں۔ [سورۃ الزمر:۳]

لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک بزرگوں کی شان میں غلو کرنے سے منع فرمایا ہے، اور غلو کا مطلب ہے انہیں اس مقام تک پہنچانا جو ان کا مقام نہیں ہے، جس کے نتیجے میں ان کے حق

میں کچھ عبادت کی جانے لگتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگوں کی شان میں غلو سے منع کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (غلو سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہوگئے تھے)۔ [مسند احمد]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: (مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو بڑھایا۔ بس میں تو اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے تم یوں کہا کرو: آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)۔ [صحیح بخاری]

کیا آپ اس حرام غلو کی کچھ شکلیں اور مظاہر ذکر کر سکتے ہیں؟

مثال کے طور پر: بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنانا، جس کی سخت وعید آئی ہے، کیوں کہ یہ شرک کا سب سے بڑا وسیلہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا)۔ [صحیح بخاری]

قبروں کو عبادت گاہ بنانے کا کیا مطلب ہے؟

قبروں کو عبادت گناہ بنانے کی دو قسمیں ہیں:

* اول: قبروں پر جاکر نماز پڑھنا گرچہ مسجد نہ بنائے۔

* دوم: قبروں پر مسجدیں بنانا اور ان میں نماز پڑھنا۔

اس سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

اس سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عمل بزرگوں کی عبادت کا وسیلہ ہے، جاہل ونادان شخص یہ گمان کرسکتا ہے کہ یہ مسجد اسی لیے بنائی گئی ہے کہ اس میں اس نیک شخص کے لیے نماز ادا کی جائے۔

گویا اسلام شرک کے ذرائع پر قدغن لگاتا ہے؟

جی ہاں یہ صحیح ہے۔

سبق (۱۱)

آپ نے کہا: قبروں پر مسجدیں بنانا بزرگوں کے حق میں غلو کی شکل ہے اور یہ شرک کا ذریعہ بھی ہے!

جی ہاں یہ صحیح ہے۔

کیا قبروں پر تعمیر کردہ ان مسجدوں میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

علماء نے فتوی دیا ہے کہ ان مسجدوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، کیوں کہ ان مسجدوں کی تعمیر بدعت اور معصیت الہی کی بنیاد پر ہوئی ہے نہ کہ تقوی الہی کی بنیاد پر، اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًاۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِۚ ﴾

ترجمہ: آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقوی پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔ [سورۃ توبۃ:۱۰۹]

قبروں پر تعمیر کردہ مسجدوں میں نماز پڑھنا باطل ہے اور جس نے ان مسجدوں میں نماز ادا کی اس پر واجب ہے کہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

سبحان اللہ! میں تو اس سے ناواقف تھا!!

آپ کو ضرور یہ جاننا چاہیے، اگر آپ کسی ایسے ملک میں ہیں جہاں کثرت سے قبروں پر مسجدیں بنائی جاتی ہیں تو آپ مسجد میں داخل ہوتے ہی پہلے یہ دیکھیں کہ مسجد میں قبر تو نہیں ہے۔

کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ قبر مسجد کے قبلہ رخ ہے یا پیچھے کی طرف یا کسی اور سمت میں؟

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ سارے ہی طریقے ممنوع ہیں، ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے خواہ قبر مسجد کے پیچھے ہی کیوں نہ ہو۔

اس وضاحت پر اللہ آپ کو اپنی برکتوں سے نوازے، کیا آپ بزرگوں کی شان میں غلو کی مزید شکلیں بتا سکتے ہیں؟

ان شاء اللہ اگلے سبق میں۔

سبق(۱۲)

آپ نے پچھلے سبق میں بہت عمدہ باتیں ذکر کیں... کیا آپ نیک لوگوں کی شان میں غلو کی کچھ اور شکلیں ذکر کر سکتے ہیں؟

جی ہاں۔اس کی چند مثالیں یہ ہیں: ان کی قبروں کو پختہ کرنا، ان پر زیب وزینت کرنا، ان پر پردے ڈالنا اور گنبد بنانا...

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے (اس بات سے) منع فرمایا کہ قبر پر چونا لگایا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت بنائی جائے"۔[صحیح بخاری]

اس لیے قبر پر کچھ بھی تعمیر کرنا منع ہے بلکہ وہ زمین سے لگی ہوئی اور نمایاں ہونی چاہیے...

اسی طرح اس پر چونا (اور پینٹ) وغیرہ بھی نہیں لگایا جائے۔

اسی طرح ہر وہ عمل جس سے قبر جاذب نظر بن جائے اس سے جہلاء فتنے میں پڑ سکتے ہیں اور ان کے دلوں میں صاحب قبر کی ہیبت بیٹھ سکتی ہے۔

اس کی کوئی مثال؟

جیسے قمقمے جلانا اور چراغاں کرنا، زمین پر قالین بچھانا، خوشبو اور بخور رکھنا.... وغیرہ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: (رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں پر جاتی ہیں اور (ان لوگوں پر بھی) جو لوگ انہیں سجدہ گاہ بناتے ہیں)۔ [اسے اصحاب السنن نے روایت کیا ہے]

معلوم ہوا کہ قبروں پر چراغاں کرنا اور قمقمے جلانا حرام ہے اور ایسا کرنے والا لعنت کا مستحق ہے۔

صالحین کی شان میں غلو کی ایک شکل یہ ہے کہ ان کی قبروں کا طواف کیا جائے، ہم اللہ سے سلامتی کی دعا کرتے ہیں.....

عوام کے لیے عقیدہ کے اصول ومبادی

یہ ایک بہت بڑا منکر اور اللہ کے ساتھ شرک ہے، کیوں کہ یہ عمل دراصل غیر اللہ کے لیے عبادت انجام دینا ہے، اس لیے کہ طواف ایک ایسا عمل ہے جو اللہ کے معظم گھر کعبہ کے ارد گرد اللہ کی عبادت کے طور پر کیا جاتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَلْيَطَّوَّفُوا۟ بِٱلْبَيْتِ ٱلْعَتِيقِ ٢٩ ﴾

ترجمہ: اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔ [سورۃ الحج:۲۹]

معلوم ہوا کہ کعبہ مشرفہ کے علاوہ دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں جس کا قربت الہی کے حصول کی غرض سے طواف کیا جائے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ آخر مسلمان ایسا کیوں کرتے ہیں!؟

افسوس کی بات ہے کہ جہالت اس قدر عام ہے اور دعاۃ کی اتنی کمی ہے کہ یہ عمل موجود ہے، ہم اللہ سے ذمہ داری پر مدد کے طلب گار ہیں۔

سبق (۱۳)

آپ نے پچھلے سبق میں بہت عمدہ باتیں ذکر کیں... کیا آپ نیک لوگوں کی شان میں غلو کی کچھ اور شکلیں ذکر کرسکتے ہیں؟

جی ہاں۔اس کی چند مثالیں یہ ہیں: ان سے حاجتیں طلب کرنا، جیسے بیمار شخص کے لیے شفا طلب کرنا، گمشدہ کی واپسی طلب کرنا، اللہ کے حضور سفارش اور دیگر حاجتیں طلب کرنا۔

اس کا کیا حکم ہے؟

ہم اللہ سے سلامتی کی دعا کرتے ہیں، یہ شرک اکبر ہے جو دین اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

یہ شرک کیوں ہے؟

اس لیے کہ غیر اللہ سے دعا کرنا شرک ہے، کیوں کہ دعا عبادت ہے اور جس نے غیر اللہ کی عبادت کی اس نے شرک کیا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا آپ کچھ دلیلیں ذکر کرسکتے ہیں تاکہ ہم اس شخص کو قائل کرسکیں جواس عمل میں مبتلا ہے؟

جی ہاں۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمۡلِكُونَ مِن قِطۡمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدۡعُوهُمۡ لَا يَسۡمَعُواْ دُعَآءَكُمۡ وَلَوۡ سَمِعُواْ مَا ٱسۡتَجَابُواْ لَكُمۡۖ وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يَكۡفُرُونَ بِشِرۡكِكُمۡۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثۡلُ خَبِيرٖ ﴿١٤﴾ ﴾

ترجمہ: جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریادرسی نہیں کریں گے۔ بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔ آپ کو کوئی حق تعالی جیسا خبردار خبر نہ دے گا۔ [سورۃ فاطر:۱۳-۱۴]

اس آیت میں اللہ نے ان کی دعا کو شرک سے موسوم کیا ہے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿ وَمَنۡ أَضَلُّ مِمَّن يَدۡعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسۡتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَهُمۡ عَن دُعَآئِهِمۡ غَٰفِلُونَ ۝٥ وَإِذَا حُشِرَ ٱلنَّاسُ كَانُواْ لَهُمۡ أَعۡدَآءٗ وَكَانُواْ بِعِبَادَتِهِمۡ كَٰفِرِينَ ۝٦ ﴾

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو گا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کرسکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔ اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے۔[سورۃ الاحقاف:۵-٦]

اس آیت میں بھی اللہ نے ان کی دعا کو ان کی عبادت قرار دیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: (دعا ہی عبادت ہے)۔[صحیح الادب المفرد: ۵۵۰]

یہ واضح دلیلیں ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ غیر اللہ سے دعا کرنا شرک ہے۔

لیکن اگر کہا جائے کہ اس سے مراد بتوں کو پکارنا ہے نہ کہ نیک لوگوں کو تو اس کا جواب کیا ہوگا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:﴿ تَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ ﴾

ترجمہ: جن لوگوں کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو۔[سورۃ الاعراف:۵-۶]

یہ آیت عام ہے جس میں ہر قسم کے معبودات شامل ہیں، کیوں کہ وہ اللہ کے سوا ہیں۔

اسی طرح جاہلیت کے لوگ بھی بتوں اور بزرگوں کو پکارا کرتے تھے، لات (نامی معبود) بھی ایک نیک شخص تھا جو حاجیوں کے لیے ستو بنایا کرتا تھا اور جب اس کی وفات ہوگئی تو لوگ اس کی قبر پر مجاوری کرنے لگے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿ أَفَرَءَيۡتُمُ ٱللَّٰتَ وَٱلۡعُزَّىٰ ١٩ ﴾

ترجمہ: کیا تم نے لات اور عزی کو دیکھا۔[سورۃ النجم:۱۹]

عوام کے لیے عقیدہ کے اصول ومبادی

اللہ تعالی نے مشرکوں کے بارے میں یہ خبر دی کہ وہ کہا کرتے تھے:

﴿ مَا نَعۡبُدُهُمۡ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلۡفَىٰٓ ﴾

ترجمہ: ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرادیں۔ [سورۃ الزمر:۳] یعنی انبیاء وصالحین۔

بہت خوب۔ یہ ان شبہات میں سے ہے جو وہ ہمارے پاس پیش کیا کرتے ہیں۔ آپ نے اس کا ازالہ کردیا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔

سبق (۱۴)

آپ نے پچھلے سبق میں بہت اچھی معلومات ذکر کی.... لیکن وہ ہمارے سامنے ایک اور شبہہ پیش کرتے ہیں، کیا آپ اس کا ازالہ کر سکتے ہیں؟ وہ کونسا شبہہ ہے؟

وہ کہتے ہیں: ہم جانتے ہیں کہ غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے، لیکن اولیا وصالحین کی قبروں پر وہ جو کچھ کرتے ہیں جیسے یا حسین... یا حصافی... یا عیدروس... وغیرہ کہہ کر مدد کی گوہار لگاتے ہیں۔ یہ ندا ہے نہ کہ دعا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ندا ہی دعا ہے۔ اللہ تعالی نے زکریا علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ نِدَآءً خَفِيًّا ۝٣ قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ ٱلْعَظْمُ مِنِّي وَٱشْتَعَلَ ٱلرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝٤ ﴾

ترجمہ: جب کہ اس نے اپنے رب سے چپکے چپکے دعا کی تھی۔ کہ اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے۔ لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کرکے محروم نہیں رہا۔ [سورۃ مریم:۳-۴]

چنانچہ اللہ نے زکریا علیہ السلام کی ندا کو دعا سے موسوم کیا ہے۔

اس وضاحت پر اللہ آپ کو برکتوں سے نوازے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ اولیاء کا وسیلہ پکڑنا ہے اور وسیلہ جائز ہے، کیوں کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَابْتَغُواْ إِلَيهِ الْوَسِيلَةَ }[المائدة:٣٥]

ترجمہ: مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرو۔ [سورۃ المائدۃ:۳-۴]

اولیا کو پکارنے کا یہ عمل وسیلہ نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ شرک ہے۔

تو آخر وہ توسل کیا ہے جس کا وہ دعوی کرتے ہیں؟

توسل کے بارے میں ہم اگلے سبق میں بات کریں گے۔

سبق (۱۵)

آپ نے پچھلے سبق میں ہم سے وعدہ کیا تھا کہ آپ توسل کے بارے میں بتائیں گے... تو آپ ہمیں بتائیں کہ توسل کیا ہے؟ اللہ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔

جی ہاں۔ ہم نے پہلے کہا کہ قبروں کے پجاری جو مردوں کو پکارتے اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں، یہ توسل نہیں ہے... لیکن مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ شرک اکبر ہے۔

البتہ یہ لوگ سادہ لوح حضرات کو یہ باور کراتے ہیں کہ ان کا یہ عمل توسل ہے اور نیک لوگوں کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔

تب تو یہ جاننا ضروری ہے کہ توسل کیا ہے تاکہ ہم ان کی چرب کلامی میں نہ آئیں۔

بے شک۔ جاہل لوگ بدعتیوں کے شبہات میں گرفتار ہو جاتے ہیں اس لیے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

توسل یہ ہے کہ آپ اپنے اور اللہ کے درمیان ایسا وسیلہ اختیار کریں جو آپ کو اللہ سے قریب کر دے۔

اس کی دو قسمیں ہیں: ممنوع اور مشروع۔

*** مشروع وسیلہ کی شکلیں:**

*** اللہ کے اسماء وصفات کا وسیلہ پکڑنا۔** اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ﴾

ترجمہ: اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو۔ [سورۃ الاعراف:۱۸۰]

مثلاً آپ یہ کہیں: اے رحمن! مجھ پر رحم فرما۔ اے غفور! میری مغفرت فرما۔ اے رزاق! مجھے رزق سے نواز۔

*** گناہوں کے اعتراف کا وسیلہ پکڑنا۔** جیسا کہ آدم وحوا نے کہا:

﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ٢٣ ﴾

ترجمہ: دونوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ [سورۃ الاعراف:۲۳]

*** اپنی عاجزی اور خاکساری ومحتاجی کو وسیلہ بنانا۔** جیسا کہ موسی علیہ السلام نے کہا:

﴿ رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنزَلۡتَ إِلَيَّ مِنۡ خَيۡرٖ فَقِيرٞ ﴾

ترجمہ: اے پروردگار! توجو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہو۔[سورۃ القصص:۲۴]

اپنی عاجزی اور خاکساری کو وسیلہ بنانا۔ جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے جس میں تین لوگوں پر چٹان نے غار سے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔

یہ مشروع وسیلہ کی قسمیں ہیں...

* رہی بات ممنوع وسیلہ کی تو اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

* انبیاء کی ذات کو اللہ کے حضور وسیلہ بنانا۔ جیسے یہ کہنا: میں تیرے نبی کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف کر دے... تو ایسا کرنا مشروع نہیں ہے۔ بلکہ یہ ممنوع ہے کیوں کہ دعا کا یہ طریقہ حدیث میں وارد نہیں ہوا ہے اور جس کی دلیل موجود نہ ہو وہ ممنوع اور مردود ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی مخلوق کو اللہ کے حضور وسیلہ بنانا جائز نہیں ہے۔

رہی بات حدیث الاعمی کی جس سے کچھ لوگ دلیل پکڑتے ہیں تو وہ ضعیف حدیث ہے اور اس سے حجت پکڑنا درست نہیں ہے۔

* ممنوع وسیلہ کی ایک شکل یہ ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نیک بزرگ کی جاہ کو وسیلہ بنایا جائے۔ یہ بھی ممنوع اور بدعت ہے، کیوں کہ نہ حدیث میں اس کا ثبوت ہے اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے یہ ثابت ہے۔

* اس کی ایک شکل یہ ہے کہ کسی نیک بزرگ کے حق کا وسیلہ پکڑا جائے... تو یہ بھی درست نہیں کیوں کہ اللہ پر کسی کا کوئی حق نہیں۔

* ممنوع توسل کی سب سے بری شکل یہ ہے کہ مردوں اور بتوں کا وسیلہ پکڑا جائے جیسا کہ اہل جاہلیت کیا کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے:

﴿ مَا نَعۡبُدُهُمۡ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلۡفَىٰٓ ﴾

ترجمہ: ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرادیں۔ [سورۃ القصص:۲۴]

اس کی مثال قبر پرستوں کا عمل ہے۔ وہ مردوں کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا خاص مقام ومرتبہ ہے۔ یہ تو عین شرک اکبر ہے اور ہم نے پچھلے سبق میں اسے مکمل طور پر واضح کر دیا ہے....

اس فرق کو ذہن نشیں کرلیں تاکہ بدعتیوں کے شبہات سے دھوکہ نہ کھاسکیں۔

اللہ آپ کو برکتوں سے نوازے، آپ نے بہت عمدہ انداز میں نہایت مفید باتیں بتائیں۔ مزید معلومات کے لیے آپ ہمیں کچھ مراجع ومصادر کی رہنمائی کر سکتے ہیں؟

جی ہاں۔ اس موضوع پر مزید تفصیلات کے لیے آپ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب قاعدۃ جلیلۃ فی التوسل والوسیلۃ کا مطالعہ کریں۔

سبق (۱۶)

آپ نے بہت عمدہ اسلوب میں وسیلہ کی اقسام بیان کر دی۔ اب میں یہ جان چکا ہوں کہ مردوں کو پکارنا شرکیہ وسیلہ ہے، کیوں کہ یہ غیر اللہ کو پکارنا ہے۔ لیکن آپ مجھے کچھ ایسے اعمال بھی بتائیں جنہیں کچھ لوگ مُردوں کے پاس انجام دیتے ہیں۔

اس کی کچھ مثالیں؟

جیسے: مردہ کی روح پر فاتحہ خوانی کرنا، کیا یہ جائز ہے؟

* یہ تو ایجاد کردہ بدعت ہے۔ قبروں کی زیارت کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ مردوں کو سلام پیش کیا جائے اور ان کے لیے اللہ سے دعا کی جائے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ لیکن فاتحہ خوانی کرنا تو بدعت ہے۔

رافضی شیعہ کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قبروں پر مال جمع کرتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

رافضی شیعوں اور صوفیوں نے سادہ لوح عوام کو بے وقوف بنا رکھا ہے، دین اور اولیاء کے لیے نذر و نیاز کے نام پر ان کا مال کھاتے ہیں، جب کہ بالآخر وہ سارا مال قبر کے مجاوروں کے

جیب میں جاتا ہے۔

جب کہ قبروں کے نام پر نذر ونیاز ماننا بذات خود حرام اور شرک ہے۔ کیوں کہ نذر ماننا ایک عبادت ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ ﴾

ترجمہ: جو نذر پوری کرتے ہیں۔ [سورۃ الانسان:۷]

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

(جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے چاہیئے کہ وہ اطاعت کرے اور جس نے اس (اللہ) کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے)۔ [صحیح بخاری]

چنانچہ جس نے اللہ کے لیے نذر مانی اس پر واجب ہے کہ اسے پورا کرے اور جس نے غیر اللہ کے لیے نذر مانی جیسے وہ لوگ جو آل بیت وغیرہ کی قبروں کے لیے جانوروں، اشیاء خوردونوش

اور دیگر مال ومنال کی نذر مانتے ہیں... تو یہ سب کے سب غیر اللہ کے نام پر نذر ماننا ہے جو کہ شرک اکبر ہے۔ ہم اللہ سے عافیت وسلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ... یہ سارا کام مسلمان کرتے ہیں؟

جی ہاں۔ افسوس کی بات ہے کہ جہالت اس قدر عام ہے اور ان مسائل پر گفتگو کرنے والے لوگ اتنے کم ہیں کہ یہ خرافات پھیل چکی ہیں۔ واللہ المستعان۔

سبق (۱۷)

آپ نے جو کچھ بھی ذکر کیا وہ بہت اہم ہے... یہ وہ مسائل ہیں جن کی مسلمانوں کو ضرورت ہے.. کیا ہم ان سے متعلق مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں؟

ہاں بے شک۔ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اہل علم سے سوال کیا جائے اور ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے...

وہ کونسے ڈیجیٹل ویب سائٹس ہیں جن کے ذریعہ ہم صحیح عقیدہ کی معرفت حاصل کرنے کی راہ میں مستفید ہو سکتے ہیں؟

ہاں.. یہ سوال اہم ہے، کیوں کہ انٹرنیٹ پر اچھی بری چیزیں بھری پڑی ہیں اور اہل سنت اور اہل بدعت کے بے شمار ویب سائٹس گردش کر رہے ہیں۔

آپ نے درست فرمایا۔ آپ اگر ہمیں تین ایسے ویب سائٹس بتا دیں جو معتبر ہوں اور جن سے استفادہ کرنا آسان ہو تو کافی ہو گا۔

عوام کے لیے عقیدہ کے اصول ومبادی

جی ہاں۔ علمی استفادہ کے لیے سب سے بہترین اور معتبر ویب سائٹس یہ ہیں:

1 - شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا ویب سائٹ

https://binbaz.org.sa

2 - شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کا ویب سائٹ

https://binothaimeen.net/site

3 - اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

https://m.islamqa.info/ar

بہت خوب۔ اللہ آپ کو برکتوں سے نوازے... ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں صحیح عقیدہ پر مشتمل مختصر کتابوں کی رہنمائی کر دیں...

صحیح عقیدہ پر مشتمل چند بہترین اور مختصر کتابیں حسب ذیل ہیں:

۱- العقیدۃ الواسطیہ، تالیف: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ۔

۲-کتاب التوحید، کتاب الأصول الثلاثۃ اور کتاب کشف الشبہات، تالیف: شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ۔

۳-العقیدۃ الصحیحۃ ومایضادھا، تالیف: شیخ ابن باز رحمہ اللہ۔

۴-عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ، تالیف: شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ

جو شخص مزید تفصیلی مطالعہ کرنا چاہے وہ ان سے بڑی کتابوں کی طرف کرے، جیسے:

۱-العقیدۃ الطحاویۃ وشرحھا، تالیف: ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ اور شیخ عبد العزیز راجحی حفظہ اللہ۔

۲-عقیدۃ ابن ابی زید القیروانی رحمہ اللہ، جو کہ تیونس کے عالم تھے۔ اور اس کی شرح از شیخ عبد المحسن العباد۔

۳-کتاب العلو للعلي الغفار، تالیف: حافظ ذہبی رحمہ اللہ۔

۴-کتاب تطہیر الاعتقاد، تالیف: امیر محمد بن اسماعیل الصنعانی رحمہ اللہ، جو کہ یمنی عالم تھے۔

۵- کتاب التوسل، انواعہ وأحکامہ، تالیف: شیخ البانی رحمہ اللہ۔

۶- کتاب التوصل إلی حقیقۃ التوسل، تالیف: شیخ محمد نسیب الرفاعی رحمہ اللہ، جو کہ شامی عالم تھے۔

آپ نے جو کچھ ذکر کیا وہ کافی ہے۔ اللہ آپ کو اجر وثواب سے نوازے اور آپ کے علوم کو مفید بنائے۔

اے اللہ! ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق ارزانی فرما۔ ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور بغیر کسی (دینی) تبدیلی کے ایمان پر ہمارا خاتمہ فرما... اے اللہ! ہماری، ہماری والدین، ہمارے مشائخ اور ان تمام لوگوں کی مغفرت فرما جنہوں نے ہم سے دعا کی درخواست کی ہے۔